REGISTERED No. A.753



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ ہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عمہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک شوخ ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چوتھے مہینے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ خیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ تماشہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے تعقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے واسطے نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا ہمارا تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۴۹

مضامین غیر

۲۴ دسمبر ۱۹۲۰ء

نظر کی صحبت تمغری

یعنی جلد سیزدہم کی تنقید سرسری

سنتہ ہٰذا ختم ہوا ۔ جلد ۱۳ بھی مولانا اودھ پنچ کے تیرھویں سال میں خوشی خوشی کٹ گئی ۔ مولی خدا کے احسان وکرم کا شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ۔ مگر یہ تو دنیا بھر عرض کرتی ہے ۔ ناظر میاں کا یہ تجربہ ہے روز بروز نئے پیرایوں کی سیرت برابر یاد رہتے ہیں پرانی داستوں کے احوال ہمارے دیرینہ ذہن میں ہیں ۔ بلکہ ان کی وقعت دل میں بیکار نہیں ہوا کی گئی ۔ یہ قرینِ قیاس ہے کہ اگر یہ ان چند ورقوں میں کسی کو نشانِ ستم کی بیماری ہوگی تو وہ اچھا ہے گا ۔ یعنی احوال کا ذکر جو ہوئی پھر جلا کے بیچارے ہی جو بڑے ہوئے کر گزرت یا دوہ نے برابر آ جائیگے ۔ مرشکے یہ یا دگار دوال ہی کا نام آنے گا ۔ احوال دو جوڑے نامیہ اگر ان سب ہی سکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ میاں شکستہ آنجہانی کی احوال محال ہو ۔ یہ وانا کی ذہانت کم متصل خبر تازہ ہے مگر کمن اور حرص ہونے کی جہت سے انتخاب اسے اصلی میرا ان مواعظ وکی نذر کر سکتے ہیں ۔ اور اس مواعظ کے تمام واقعات میں بیتاب دل حضرت مولانا اودھ پنچ دام علاء نے اپنی تیرھویں جلد میں تحریر فرما دیے ہیں ۔ صدا دیدے کوئی حاضر ہے ؟ تو ذرا دس ماشہ نئی شستہ مولوم کو پکڑ لاتا ۔ اور ہاں خوب یاد آیا ۔ تیرھویں جلد بھی لیتے آنا ۔

" ہاں میاں شکستہ تیرا بازگر تم ہو کہاں ؟ "

" کیا بتاؤں کون ہوں ۔ اگر گردی کمر دیا لگتا گھر موجود ہوتا اس سے پوچھیے کہ میں کون ہوں کیا ہوں ۔ یا دن رات سے جواب حاصل کیجیے کہ جن کمبخت کو ترتیب کر معین کرتے ہیں ورنہ میرا نشان بھی کسی کو دونا ۔ مجھے صرف اپنے وجود کا علم ہے ۔ نیکی اور بدی کا تعلق میری ذات سے ہرگز نہیں ۔ آپ لوگ اپنی یاد تازہ کرنے اور اپنے حالات گزشتہ واقعات کا پتا دینے کے لیے خواہ مخواہ دھری کر دیتے ہیں کہ فلاں وقت اور فلاں زمانے میں فلاں واقعہ ہوا ۔ اے حضور ! میری جانے بلا کہ فلاں واقعہ کب ہوا کیوں ہوا کہاں ہوا ۔ یہ آپ کا فعل ہے آپ ہی جانیے ۔ میں نہ عقل رکھتا ہوں نہ شعور ۔ نہ ادراک سکتا ہوں نہ حس ۔ پل ۔ پہل ۔ سکنڈ ۔ منٹ ۔ گھنٹہ ۔ پہر ۔ دن ۔ ہفتہ ۔ مہینہ ۔ سال ۔ جگ ۔ الی آخر الاصطلاحات سے آپ ہی واقف ہونگے ۔ آپ ہی نے وضع کی ہیں ۔ مجھے تو صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ میں ہوں اور میرا کام ہے گزرتے رہنا ۔ میں کہیں ٹھہرتا نہیں ۔ کبھی آرام نہیں لیتا ۔ میرا نام زمانہ ہے ۔ اگر اتنی تفصیل سے آپ کی تسلی نہیں ہوسکتی تو میں مجبور ہوں ۔ بندہ پرور برا اقبال دل سے دور رکھیے ۔ واقعات عالم پر بندہ خریدہ کو بھی وجود کو تصرف کا حق نہ کبھی تھا نہ اب ہے نہ آئندہ ہوگا ۔ عالم کی بھلائی برائی کا زیادہ تعلق آپ کے ہی نفس سے ہے ۔ ان میں کوئی کالا ہے کوئی گورا ۔ کوئی زرد ہے کوئی بھورا ۔ کوئی سانولا ہے کوئی چینی ۔ کوئی لال ہے کوئی صندلی ۔ بس جو کچھ پوچھنا ہو اپنی ذات سے پوچھیے ۔ میں آپ کے قابو میں نہیں ہوں ۔ بے وقوف ہیں وہ جو مجھے زمانے کی برا کہتے ہیں ۔ آہ کیا برا زمانہ ہے ۔ ذری پوچھیے تو سہی زمانہ میں کیا برائی ہے ؟ یہی کہ لوگ لمبی داڑھیاں اور گھنی مونچھیں پہن کے مکھن اور دَت بجرتے ہیں اور مولانا ظرافت گنبدی کرا دیا ہوائی ہو تو مونچھیں کھینچی پڑتی ہیں ۔ پھر ہمیں زمانہ سے کیا خطا ہے ۔ برائی آپ کی ہے یا میری ؟ اجی ان بد اخلاقیوں کے گنتے لیے ۔ مجھے کیوں رولتا دیتے ہیں ۔ آپ نے کب میرے ہاتھ میں چرخی دے کر گُڑ کا گرہ کنکوا دیا ؟ "

" ارے کیا برا وقت ہے ۔ " جدھر دیکھو دنگا جدھر نظر اٹھاؤ فساد ۔ کیوں جناب وقت بیچارے نے آپ کا کیا بگاڑا ہے ۔ رنگ فساد کے میدان میں ہندو مسلمان شامل ہیں یا انجناب ؟ کمبخت نہ اپنی تشفی کیا کہ ہندوستان پر اگر یہ مسلط رہیں نہ امیر خند کردہ اپنی ابو جہالت لیں پوچھی شمن باسکٹی کی بات ہندوستانیوں کے سپرد کر کے اپنی راہ لیں ۔ بھلا مجھے ان باتوں میں کیا دخل ہے ۔ آپ تو مجھے خود ہی معلوم ہوتے ہیں جنکی قوم کو داماد پیارا عزیزوں نے اور تم کو عشق نے آسمان پر "

اٹھو برادرِ سے چرخ نیلی فام

" ارے سردی کو زمانہ بھی بہت خراب زمانہ ہے حضرت خداۓ ذرا دیکھے ۔ سردی گرمی کا تعلق آفتاب اور زمین سے ہے ۔ زمانہ بیکار بدنام ہے ۔ زمانہ بیچارہ نہ سرد ہے نہ گرم ۔ میں تو آپ کے سامنے ہی کھڑا ہوں شمال کی ٹھنڈی دیکھیے بھلا مجھ میں کہیں سردی کا نام نشان ہے ؟ پھر مجھے مطعون کرنے کے کیا معنی ؟ اے ریاستوں زمانہ مساوی نہیں ۔ ابھی اپنی قوم میں ہندو مسلم کمیشن بیٹھا مگر کیا ہوا نہیں ہے ۔ وہ جو ہری سرکار کا نتیجہ طبع ہے ۔ تم نے ہی رعایا پر ستم جوڑا ۔ عادل چنی بندہ ستم کا شریک حال ہے نہ تجویز دعا کا ذمہ دار ۔ تم نے فضول ہی شرکت سیاسی ۔ یہ جوش اختیار کی تو مزا ملا ہوئے مغلوب ہوئے ۔ تمہیں اپنے حقوق کا تحفظ مطلوب تھا تو تم نے سرکار انگریزی کی زنجیر عدل پانی اٹھے ۔ پیچھے وعدے معاوضے یا روزانہ ۔ یا پیٹے ؟ خدا سے ڈرو ۔

شبیہ کالج کہتا ہے سے

زمانہ ہر رنگ ستمگروں ہوا ہے ۔ گلگ نہیں نوزنگ ستمگروں ہوا ہے
کشور شدہ نہ اختر نیک اختر بہت ۔ ہمہ خود تنگ ستمگروں ہوا ہے

کیوں صاحب انصاف کیجیے یہ تنگی میری وجہ سے ہے یا خود غرضیوں کے باعث ۔

مولانا حسرت فرماتے ہیں " زمانہ نازک ہے آزادی ہند کی راہ دشوار گزار ہے ۔ آزادی کی یہی ایک وزنی تھی کہ انتخاب عام اور مشترک ہوتا ۔ نیابت بہ عنایت سرکار مساوی رہتی ۔ نہ وو بورڈ کا ہیڈ یا اسس لیگ بورڈ پر بیٹھا ہے ؟ "

کیوں نہ ہو ۔ ہاں میں ہاں ملانے بس خود ہی خوشامد سرکار کی اور بدنام کیجیے مجھکو ۔

سائیں صاحب لندن سے بن ٹھن کے آئیں اور پولیس بائیکاٹ کرنے والوں پر گھوڑے اختیار خود سیہ ستا

آؤ شکایت کریں گر شکایت ہو کچھ غریب کی۔
بلکہ کمیٹی خالی تماشا بجائے بلا بگاڑے [illegible]
[illegible] لنڈن۔ سارا تیں خواہ مخواہ معلق وہاں پہ جا
اور خدا دکھیں [illegible]

یارو اخبار ہو گئے افسوس
کیا زمانے کو انقلاب ہوا

چین کے بارے میں جان بل صاحب سراسیمہ ہوا
کھٹ پٹ غرض تن چین کا مادہ جوش مار کے اُبلے
تھوڑاں اور بیچے زمین سے کنارہ کش ہو کے جہازوں
میں لدیں اور سب مل کے فریاد کریں خدا غارت کرے
زمانے کو۔ بیشک روس ہی تھا جس نے اپنی چوٹ
چین میں چینیوں کی مرضی کے خلاف پھیلائی
تھی۔ ملے [illegible] چینی فوجوں کی [illegible]
[illegible] میں [illegible] تیس چالیس ہزار [illegible]
میں [illegible] روم [illegible] خبر [illegible]
[illegible] کرے [illegible] زمانے کی [illegible]
اُٹھ جائے دوبارہ شاہنشہی کا آوازہ بلند ہو
[illegible] مددگار ہو [illegible] لاحول ولا قوۃ
[illegible] سے مطلب نہ کسی کی نہیں ہے۔ وہ [illegible]
بھی بھلی۔ یہ شاہنشہی بھی لو۔

الغرض آپ نے پنجاب کو نہ حق تعلیمیت دی نہ
دل میں یہ سمجھے کہ بندہ آپ کے حکم سے مجبور ہو کے
چلا آیا۔ آپ تو کہا میں آپ کے دربھی مجھے
پکڑ نہیں سکتے۔ بات یہ ہے کہ دو چار دن [illegible]
کا قیام یہاں اور ہے۔ چلتے چلاتے [illegible] کا
ذکر اسمبلی کرتی دو دینا۔ اگرچہ کسی سے تخاطب
اپنا شیوہ نہیں مگر مولانا پنچ کی خاطر دل سے [illegible]
[illegible] سے بات کرلی۔ میری گردش [illegible]
کی چیز نہیں۔ یہ آپ لوگوں کا خیال خام ہے۔ آپ کے
بنائے ہوئے [illegible] ہیں جو [illegible] مولانا
پنچ اپنے ساقی ہم سے کہ دل میں [illegible] بیٹھے ہی
[illegible] ہیں۔ غرض [illegible] فرمائیے تو رتی بھر کا
فرق نہ ہوگا۔ اگر ان کا تعلق میری ذات سے ہو
تو وہ دل [illegible] کسی کی ان واقعات کی [illegible]
[illegible]

بہ انقضت الایام [illegible]
مصائب قوم عند قوم فوائد
واہ دنیا کے حق میں یہ فیصلہ صحت پاتا ہے کہ ایک کی
خانہ ویرانی سے دوسری قوم کا گھر آباد ہوتا ہے یعنی
دو متضاد و معلول ہوتے ہیں مگر ان کی علت ایک ہی ہوتی
ہے۔ ابر آیا پانی برسا اور غریب فقیر [illegible] کا جھونپڑا
بہ گیا وہ گلی روتے اور کسان کا دل [illegible] باغ ہو گیا
یہ بھی [illegible] سے [illegible] نہ ہے
جا برسا ہے جا دوسری سیر [illegible]



[illegible] ترکی کا تماشا دیکھ لینے کے بعد
ہندوستانی کھلاڑی: [illegible] [illegible]
کہ [illegible] کھلاڑی ہو۔ تو [illegible] کہ ایک [illegible] ہو جائے :

برسات نے [illegible] کی جس کی جان پر
آفت آئی ہے [illegible] بجائے [illegible] سب چڑھ کے
[illegible] وہ [illegible] ڈھونڈے وہ نہیں [illegible]
آزاد ہے۔ [illegible] کا راج ہے
کوئی مرگیا [illegible] رشتہ داروں نے سینہ کوبی کی
[illegible] غزل گانے سے
[illegible] میرے [illegible] کسی نے جلا دیا
اور ہے [illegible] شام ہی سے [illegible]
دنیا میں ایسے واقعات بہت کم ہوتے ہیں جو ایک کو

سمرقند [illegible] کو معلوم نہ کریں جو ہم خیال میں
دوسری قوم [illegible] کم ہیں۔ وہ [illegible] دونوں متضاد
باتوں سے فائدہ اٹھاتی ہیں جس طرح عزیز کے
مرنے سے ترکہ پانے والے ایک آنکھ سے روتے ہیں
میں کام لگاتے ہیں۔ [illegible] اور خوشحالی سے لوگ
تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً [illegible] صاحب [illegible]
کے منزل پولیس افسر کسی [illegible] وہ رہے تو نے
کا [illegible] کر دیا۔ یہ فعل درحقیقت مذموم ہے صاحب [illegible]
ہندوستانی بھی [illegible] کرتے ہیں اور قومی دور سے
انگریزوں کے دل میں بھی کھٹک ہوتی ہے مصیبت
عام ہے [illegible] بھی اور [illegible]
[illegible] کے بچے اس مصیبت نے بھی
[illegible] کی صورت نکال دی۔ [illegible]
[illegible] کوئی قومی [illegible]
[illegible]
[illegible]
کے سر [illegible] دوم قوم [illegible]
[illegible]
[illegible] مرکزی سے [illegible]
[illegible]
کیسا ثبوت [illegible]
[illegible] کوئی قوم [illegible] باقی [illegible]
[illegible] کو وفر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کرلینے کی [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

بیان سنا فرمائی کا قانون کوئی شخص نہ خیال نہیں کیلئے
سلسلہ کا اس [illegible] کا مجموعہ ہے اگر یہ [illegible]
باہر کا جھگڑا ہو چاہے بے گناہ۔ ایک سخت جوان
بھری کمیں آ دھا کے چار پائی میں ہاتھ باندھے گئے
اور مرحوم کا بل نکل گیا خواہ مخواہ جھوٹ سچ تمہارا ہوگا۔
جیسی بنیاد پر مقدمہ کرا کر لینا کچھ دشوار نہیں۔
آج کل پنجاب کا یہی حال ہے۔ سنئے صاحب آپ
بیں کچھ وہ۔ یہ سوال آپ کو جناب سائمن سے کرنا
لازم ہے کہ تم کون ہو کہاں ہو گیا ہو۔ کیا تمہارے
مہذب ملک میں اسی طرح ثبوت فراہم کیا جاتا ہے؟
اور پولیس اسی قدر آزاد ہے۔ یا اپنے ملک کی قانون ساز
کونسل سے دریافت فرمانا چاہیے کہ تم کون ہو کہاں ہو
گیا ہو۔ مولانا ناتیج بارہ برس سے چیخ رہے ہیں کہ ہر
قانون سازی سے زیادہ ضروری مرادآباد قوانین کی
اصلاح ہے خصوصاً پولیس کا قانون۔ کیا تم نے
ان کی آواز نہیں سنی؟

خلاصہ یہ کہ پنجاب کا وجود ہے اعتباری کا
ایک وجود اعتباری کے پیچھے پڑنا ویسا ہی بے معنی
ہے جیسے کوئی اپنی پرچھائیں کے پیچھے دوڑے یا اُسے
پکڑنے کی کوشش کرے۔ اور ویسا ہی بے سود ہے جیسے
کوئی زنجیر میں بندھا ہوا ادھ آزاد ہونے کا دعویٰ کرے
کوئی بیوہ ضعیف اصل اگر اپنی جہالت کے باعث
یہ سمجھے کہ میری تحریر ست اور برائی نے اُسے
ابدی سال بھر بہار جھاں بگڑ گئے گر راتو خیر مجھے
منہ اس شکایت نہیں لیکن آپ کے البتہ شکایت ہے
کیونکہ آپ بھی غلط سفر اور غلط سفر اگر وہم کا تانا بانا
ہو اصل علت کی تشخیص سے عاجزہ کے بجائے
دشمن ادھم کہتے کہ اپنے جہل کا الزام بندے کے
پیچھے اپنے وہمی وجود کے سر منڈھے تو وہ غلط سفر
نہیں ہو سکتا۔ خدا حافظ بندہ [illegible] کرتا ہے
ادے موذی ٹھہر جا کمبخت تو تو مجاہد کا کا نٹا
ہو گیا۔ ذری سی بات پوچھی تھی اس پر وہ ٹنڈ باندھ
کر بھاگا کما گیا۔"

"میں جناب مجھے کو کانگریس کو یک نظر دیکھنا ہے
کہ وہ کیا کرتی ہے۔ آپ بھی مولانا ناتیج کی جلد نمبر ۴ ہم

جیل میں رہ کے اُدھری کا ڈنڈ کھینچے۔ اب گھا ست
میں پھر وفات ہو گئی۔ ہر چند کہ میں کہیں جاتا آتا
نہیں مگر لوگ کہتے ہیں کہ میں گردش میں ہوں اچھا
یونہی سہی۔"

"اور وہ رمضان کا وہ منہ نیچے ہاتھ پیر"
"ہاں صاحب اپنی ہائی اور پھر گنوائی۔"
"خیر جانے دو میاں تم تو سستے چھوٹے اب اینجانب
مولانا اور مہر کی ہی سے مخاطب ہوتے ہیں۔ مولانا
شراب کشید کا کام تو ایسی مثنوی ہے جس نے شروع
شروع میں جو کچھ ہوا یا ہونے والا تھا صاف واضح کر دیا
جیسے وہ پھری کوئی رصد چند پر آفتاب وجود کو
باہمی اختلاف گھٹا نہیں بڑھ گیا۔ اس اختلاف سے
کمیشن صاحب اچھا خاصا فائدہ اٹھا سکیں گے اور بقول
آپ کے رپورٹ کا خلاصہ انشاءاللہ یہی ہوگا کہ

یہ حاصل ہو تحقیق کمیشن	تقاضا ہے یہ ہندوستان کا
کہ ہندی سرو ولایت نہیں	نہیں مستحق حکومت نہیں
غضب کا گروہوں میں ہے تشتت	یہ ہر فرقہ آپس میں ہے برسر قیامت

....

بھڑول ہے سلطنت کا پیرست	کہ ایسے مجمع رضا سے حرت

اور یہ خیال بھی باطل ہے کہ لیبر پارٹی کے اخیر ناہ
لے پارٹی ناچیز ہے کہ مشن میں ڈاکٹر کمیشن صاحب نے
سے ہندوستان آنے کے قبل ہی نسخہ اصلاحات تجویز فرما
فرما کے آئے تھے اس نسخہ میں اب کوئی ترمیم نہ ہوگی۔
سرا ادمقاں بہادر اور سرکاری ملازموں نے اپنی گواہی
میں کمیشن کے سامنے وہی کہا جو انکے دل سے نکال کے آپ
جلد ۱۰ نمبر ۹ کے صفحہ ۵۰۔۵۰۔۵۰ میں ظاہر کر دیا تھا۔ اب
کوئی شک باقی نہیں رہا کہ

بایں ہمہ تیری ہی خلفشار	عبث ہے مگر تمہیں ہو انتظار
دلبستہ رسم تنا ہے سو وہ تم	رہی گی غرض عقل انگریز کی گم
تعاون کریں آپ پایا بیکاٹ	یہی بد نمی ہوگی یہی ہوگا ناٹ

اس پیشگوئی بر کسیقدہ تفصیل رنگین تھی وہ دوسرے وقت
اور تصادم پر مطبقہ وار نے پوری کر دی یعنی بر کنہ صاحب کے
منہ سے بھرے ہوئے کہتی سی بات نکل گئی کہ اتا جاتا
خاک نہیں بیٹھا مسلمان پاس نہیں اور موشعاتبار کرنے پر
آمادہ ہیں۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اعتراض کا جواب

سلطنت کے ساتھ دیا۔ ایک اختلافی مضمون روز محل
دستوں کے مشورے سے بنا کے شائع کر دیا۔ وہ جانچے
کا شاث درست کرنے سے مقصد تو یہ تھا کہ سہی
انتظام کی بھی ہے۔ صلاحیت رواداری اور میل جول
کی بھی ہے۔ اپنے مقاصد بھی کچھ ہیں گر تو شرم اقبالی
دیکھیے کہ نہیا اثر نے پر ہمنامہ نہ تھا جس بات میں
آئی ذہنی باریں ہے نشاد دنیا لفت نئے دور کی
جن کو اس باہمی فساد سے فائدہ اٹھانا مقصود تھا
سلطنت میں کہ یہ بڑا کام بھی چھینک کے رہ جائیگا۔ ہم
روشن ضمیر ہیں عالم الغیب نہیں۔ دل خواہ مخواہ اس
بات پر اڑ گیا ہے کہ جو نمبر سوا کر سپلی اور ہمارے بڑے
لاٹ صاحب کا لندن تشریف لیجانا ڈرک سے خالی کیا
کیا معنی لندن کی تین پارٹیوں میں سے آج پر سر قوت
لیبر پارٹی نچلے مزدوروں کا گروہ ہے اگرچہ یہ بھی ہے
خود غرض لیکن دکھیاروں کی آواز ان دھڑکے من لیتی ہے
آل پارٹیز کانفرنس کی تصنیف و تالیف کیا ہوا دستور
اساسی ظاہر و مخفی بناوٹ سے خالی ہے۔ مزدوروں کے

سمن الجزمی انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۵۰۳۵ ۱۹۲۸ء

بعدالت خفیہ [illegible]
[illegible]
[illegible] .... مدعی

بنام

بے مسنگھ وغیرہ .... مدعا علیہ

[illegible]

آج بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۸ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

نرنگار۔ عمدہ اور پائدار رنگ ہے اسکے بنانے اور فروخت کرنے والے حافظ سیٹھ محمد رفیع تاجر گوٹہ دستکار صحتیا باغ لکھنؤ ہیں۔

اخباری کاغذ کبھی کبھی اسکی ثابت ہیں "داں ہوں" کر بیٹھتے ہیں۔ اپنا بھائی برکن ہیڈ اور میاں بالڈون کی دوستی "ہاں ہوں" کا چاں چیتیں۔ چنانچہ "اور ہوں" سے بدل دینا چاہیے۔ ممکن ہے کہ ادھر یہ حضرت لنڈن پہونچے ادھر اخباری کاغذوں میں مبہم خبروں کا تار بندھا: "آج ہز (لارڈ) ارون مسٹر بالڈون کے ساتھ چار چیتیں شن چاپ کی [illegible] گھنٹے مسلسل [illegible] انتظار رہا۔ ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء
نواب برکن ہیڈ نے فرش خاران لنڈن کے سالانہ جلسے میں مسلسل دو روز تک سر مالکم ہیلی سے مسائل ہند پر تبادلۂ خیالات کا وعدہ کر لیا ہے۔ اس طویل ملاقات میں نواب صاحب خالی سر جھکائے رہیں گے۔ مقصد سیاسی نہیں ہے اخلاقی وطنی ہے۔ ہندوستانی میدانوں کی گھاس اکثر خشک ہو جاتی ہے اس بحث پر غور کیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ چراگاہ کی معقول تدبیر عمل آئے۔
اگر میاں [illegible] یا سنا گیا ہے کہ نہرو کمیٹی کی رپورٹ کے روبرو درست اصول [illegible] تو زمانہ [illegible]
(۲) زمام خرچ [illegible] مگر اسکی اصلیت نہیں۔
اُمید کی جاتی ہے کہ اس ہفتہ میں مسٹر [illegible] ایک پرائیویٹ دعوت میں لارڈ ارون سے [illegible]
۔۔۔۔۔۔ علیٰ ھذا القیاس۔
بہر حال پولیٹیکل واقعات اور نتائج کے اعتبار سے [illegible] کوئی جلیہ جواب نہیں رکھتی۔ جو [illegible] کے بارے میں جو مسلسل مضمون لکھا وہ ایک کتاب کا خلاصہ ہے۔ حضرت [illegible] نے دو تین افسانے الف لیلہ کے ترجمہ کیے [illegible] بھی [illegible] مفصل ہے۔ ادبیات کی تنقید اس جلد میں باعتبار جلد دوم کم ہوئی ہے لیکن [illegible] کے عنوان سے جو نمبروار مضمون نکلا ہے وہ لوگوں کو حسن مذاق کا سبق دیتا ہے۔ ایسے ادبی نکات پر عبور بجز مولانا [illegible] کے آج کسی [illegible] کو حاصل نہیں [illegible] یہ مضامین [illegible] کرکے دیکھو یہ مضامین بھی افسانہ ہو جائیں گے۔ ہزاروں بھائی [illegible] کورس میں [illegible] والسلام۔ راقم [illegible]

پنجم۔ حضرت آپ نے خود اپنے افسانوں کا تذکرہ بغیر غور سوچ انکسار کی وجہ سے نہیں فرمایا تو خیر لیکن نواب سلطان آرا بیگم کے پرحسن مضامین بھلا دینے کے قابل نہیں۔ بیگم صاحب واقعی دہلی کی روح ہیں۔ ان کی تحریر کا چرچا شاندار دیکھیے اور شروع سال کے نمبر میں [illegible] ظرافت رکھی ہے۔ تسلیم کر لیں!
دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے ہمارے دوست لارڈ ارون اور خداوند صوبہ سر مالکم ہیلی کے بارے میں جو حسن ظن ظاہر فرمایا ہے اس سے آپ یہ کہیے کیا کوئی شخص اپنے وطن نہیں جاتا؟ وطن سے بڑھ کے انسان کو دنیا کی روزی کا جھگڑا عزیز ہوتا ہے لہٰذا ہرگز اُمید نہیں کہ یہ دونوں مہاجن وطن خداوند ہندوستان کے حق میں لب کشا ہوں۔ [illegible] کہ بعض غیر متعلق ہندوستانیوں کی [illegible] روز ہیں۔ آپ حضرت [illegible] مشہور ہے [illegible] بھی بڑا کشتے ہیں۔ پھر ہم تو ابھی تک غلام ہیں اور عاقل آقا کے احمق غلام ہیں۔ ہمارے حق میں [illegible] وہ فرمائیں بجا ہے درست ہے۔ دوسری یہ بات کہ انگلستان کی لیبر پارٹی بہ نسبت دوسری پارٹی کے ہندوستان کی ہمدرد ہے [illegible] مسٹر رامزے میکڈانلڈ کا عہد [illegible] انگلستان کی مزدور جماعت سے یہ لوگ ہندوستان کی [illegible] وابستہ سمجھتے ہیں انھیں ہوش کی [illegible] معنی کہ یہ بھی خود غرض ہے اسکا مطالبہ [illegible] منافع میں سرمایہ دار اسکو برابر کا شریک [illegible] یعنی سرمایہ دار اور مزدور آمدنی کی حیثیت سے مساوی ہو جائے۔ اب غور فرمائیے کہ انگلستان کے تاجر آخر اتنے بڑے سرمایہ کے مالک ہوئے تو کہاں سے اور کس کی بدولت؟ دول یورپ کی تجارت میں تقریباً مساوی ہیں۔ ایک سے دوسری سلطنت جتنا حاصل کرتی ہے اتنا ہی واپس کر دیتی ہے۔ یورپ کی چراگاہ ایشیا اور افریقہ ہے اور ان سب ایشیا کا سب سے بڑا مالک انگلستان ہے۔ عرب، چین، عراق، [illegible] برما، سیلون اور ہندوستان کو ایشیا کے نقشہ سے نکال دیجیے تو میاں [illegible] صاحب [illegible] کی [illegible]

[illegible] ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں ہمارے بھائیوں کو محنت صرف کرنے کے بعد [illegible] کی صورت دیکھنی نصیب ہوتی ہے۔ لہٰذا ہندوستان اور [illegible] سیلون ہی ایسے مقام ہیں جن میں [illegible] تازہ ہے۔ بالفاظ دیگر ہندوستان ہی اصل سرمایہ ہے جو مختلف ممالک میں پھیلنے کے بعد سمٹ کے انگلستان پہنچ جاتا ہے۔ کیا انگلستانی مزدوروں کی جماعت اس [illegible] کرنا جائز سمجھتی ہے؟ اب کیوں۔ تو اگر ناجائز خیال کرتی تو آج [illegible] بلن آزاد ہوتی۔ پھر بھلا جب ہندوستان کی آزادی درحقیقت سرمایہ کی آزادی ہے تو رامزے میکڈانلڈ اور دوسرے مزدوروں سے کیونکر [illegible] امید ہو سکتی ہے۔ [illegible] نہیں ہوتا۔ مزدوروں کی جماعت زاہدوں [illegible] کی جماعت نہیں ہے۔ [illegible] ہندوستان کو ملا تو کیا خاک! [illegible] ایک کسان کی طرح [illegible] اور محنت کرنے والے [illegible] کروڑ [illegible] پر مجبور ہیں۔
بعض مزدوروں کے سرغنہ جو کبھی ہندوستان کو آزاد [illegible] سمجھتے ہیں وہ درحقیقت بالشویک کا نسخہ ہیں جو [illegible] کے مزدوروں میں [illegible] انگلستان میں ان کی حکمرانی [illegible] نہیں کرتی ہے۔ یہ لوگ اصل سرمایہ کے مخالف ہیں۔ مسٹر [illegible] خارجی [illegible] پر فرق [illegible] نہیں تھا [illegible] تاہم ان کی تعداد قلیل ہے [illegible] ابھی تک ایسا [illegible] سات [illegible] کی پتیاں اور [illegible] کی کنکری [illegible] میں مکمل [illegible] رہتا ہے۔
اگر آپ کا یہ گمان صحیح بھی ہو [illegible] ہمارے دوست لارڈ ارون یا سر مالکم ہیلی [illegible] کی قسمت کا فیصلہ اور [illegible] پیروں [illegible]



مرغ آزادی بزبان بے زبانی

پہلے ناپے میں جو لڑتے تھے بچا لئے گئیں

اودھری ڈوم کے تصدق میں سنورنے والے

سے بحالت کا سامنا [illegible] بعد ریٹ و جلیات
آل پارٹیز کانفرنس رپورٹ گورنمنٹ [illegible]
سے [illegible] کے رفقا ت اور [illegible]
علاوہ [illegible] سے من بہت دور ہے اور جب تک
وہ پیدا ہے [illegible] حق حاصل ہے ہماری وقت تک جد و جہد
بے سود رہے گی۔

جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہو گا [illegible] کی شکوہ
نہیں [illegible] مجھے ان پر کافی خبر [illegible]
[illegible] والسلام۔

مولانا پنچ کا پوسٹ بیگ

علیگڈھ۔ کرسمس ڈے۔ ۲۶۔ دسمبر [illegible]

مکرم بندہ و جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم

کیا [illegible] صاحب کا تمام جوش و خروش میری کتاب کے پڑھتے ہی ختم ہو گیا .... یا انکا انتقال ہو گیا بہرحال کتاب کی رسید تک نہ دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ملا سے شاید مشورہ لیا ہو گا [illegible] بیکار ہے۔ میری کتاب سے خدا کرے آپکے خیالات میں کوئی تبدیلی واقع ہو۔ بعض کی [illegible] کرے [illegible] کے ذاتی خیالات [illegible] کتاب کے بارہ میں چاہتا ہوں۔

جتنا آپ مذہبی کتابیں پڑھیں گے پردہ کو نابود [illegible] سب پاروں کی گوشت ہے ورنہ پردہ کا ماخذ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں واقعی حماقت ہے بہرحال کچھ تو جواب ہو۔ کم از کم [illegible] ایک کارڈ ہی لکھدیں کہ کیا اسے قائم کی اور لاجواب ہوئیں یا دوسرے حصے کے بعد ہو گی۔ علیگڈھ سے اس لعنت کا بہت جلد اخراج ہو رہا ہے اگر زندگی باقی تو کچھ اور بھی ہو جائے گا۔ خادم خاکسار [illegible]

جواب از خاکسار ایڈیٹر

حضرت تسلیم۔ [illegible] زندہ جاوید ہیں نہیں مر سکتیں۔ وکیل دہلی نہیں اودھ پنچ کے جانباز [illegible] جاودانی لے کے آئے ہیں۔ وہ جیسے اخبارات رہتی دنیا تک رہیں گے۔ ورنہ انکے دشمن [illegible]

جواب [illegible] مطلب اب اس جواب سنیے کہ ۱۵ دسمبر کے اودھ پنچ میں کتاب کی پوسٹ [illegible] شرح رسال میں تنقید کا وعدہ جواب کے شائع کرنا گیا ہے۔ طہارت مشورہ دینے کی ضرورت اسوجہ سے نہیں کہ مسئلہ ہے [illegible] وہ مسئلہ [illegible] اصول عقل و نقل پر [illegible] نیا جوش نہیں ہی ہوا نہیں ہوں [illegible] کہ جناب والا نے قرآن پاک کو اپنی خواہش کا تابع بنانے میں بہت سعی کی مگر [illegible] ایسی تحریروں کے رفاع پر بخوبی قادر ہیں۔

پردہ دوستوں کے منہ پر سے تو نہیں اٹھا لیکن خود کی قرآن فہمی ضرور بے نقاب ہو گئی۔ خاکسار ایڈیٹر [illegible] برس کا ہو جانے پر کیا خاک اپنی روش بدلے گا۔ [illegible] امید بھی نہیں کہ جناب کی نالائقی کے نتائج اچھی طرح دیکھیگا بھی۔ رہا یہ کہ علیگڈھ سے اس لعنت کا بہت جلد اخراج ہو رہا ہے تو یہ خوش ہونے کی بات نہیں۔ پروفیسر [illegible] بھی محمڈن کالج علیگڈھ کے پروفیسر تھے جنہوں نے خدا کو دل سے نکال باہر کیا تھا مسلمان ہمیشہ سے کرتے رہے جتنی اچھی باتیں تھیں سب کا اخراج کر دیا جسوقت تک یہ بری باتیں قائم رہیں اسوقت تک حاکم رہے اب غلام بلکہ غلاموں کے غلام ہیں نہ حمیت اسلام ہے نہ غیرت ہے نہ علم ہے نہ حکمت ہے۔ چند ہی باتیں تھیں جو خود خارج کیں [illegible] عمدہ خصلتوں نے انہیں دغا بتائی۔ اگر انہیں خصائل دیکھنے کا کوئی آئینہ بجز اودھ پنچ کے ہوتا تو ہم عرض کرتے کہ ذری صورت مقدس کی آرائش سے رخصت طلب فرماکے دل کی تصویر پر بھی نگاہ ڈالئے دیکھیے اسکی صورت جلی یا نہیں۔ اور اس تغیر کے نتائج پر اس طرح غور فرمائیے کہ جب پہلی سی شکل تھی تو کیا رونق تھی اور اب اپنے موافق مزاج تربیت دینے کے بعد کیا خاک آدمی ہے بندہ پرور عمدہ باتیں ہرگز اخراج کے قابل نہیں۔ مشہور ہے [illegible] الحق الا الضلال۔ حق چھوڑنے اور حق سے گزرنے کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ اسکا فیصلہ آپ خود ہی کیجیے کہ حق پہلے تھا یا ضلال اور حق نے ضلال کی طرف [illegible]

دہریت [illegible] نے حق کی [illegible]
[illegible] کیا یا آپکے ہم [illegible]

مولانا پنچ کی نوٹ بک

کامل آزادی کی نئی تعریف

ہذا ذاکر حال

صدر مجلس کانگریس کا ہمرم دعا می استقبال [illegible] گھر ٹروں کی کمائی لاکھوں کا ہجوم مسٹر سبھاش چندر بوس کی نوبی پرفائر [illegible] ان لوگوں کے واسطے ضرور دلچسپ ہے جنکی آنکھیں تماشہ کو روشنی ہیں۔ پنجاب کی ذہنیت [illegible] حالات کے نئے معانی [illegible] کے بڑھتی ہے آجکل مختلف خود ساختہ وغیرہ لیڈر آزادی۔ آزادی۔ آزادی کی رٹ لگاتے ہیں اور آزادی کی معنویت [illegible] افعال سے نظاہر کرتے ہیں۔ چونکہ [illegible] صاحب کے ادبی سیاسی یا سیاسی ادبیات کی اصطلاح ہے لہذا اسکی مد یاد رکھیے

(۱) ہندوستانی مسلمان بجز خدا کے اور کسی کے آگے سر نہیں جھکاتا اور کبھی نہیں جھکتا یا بلکہ [illegible] کبھی نہیں جھکتا یا مسلمان ایک آزاد قوم [illegible] کا نام ہے لہذا جو کوئی سر نہ جھکائے فوراً آزاد۔ دیکھیے شعرا نے [illegible] سرو کو آزاد یا ضرب [illegible] علامت غلامی ہے مگر [illegible] سمجھتا ہے اور سر نہیں جھکاتا۔ رہا یہ کہ [illegible] اسلام [illegible] سائمن صاحب کے دربار میں سر [illegible] حکام دنیا کے حضور میں [illegible] فرماتے ہیں تو یہ عین آزادی ہے۔

(۲) خدا کے سوا دوسرے کے پاس حاجت لیجانا آزادی کے منافی ہے ہم کسی کے پاس حاجت نہیں لیجاتے صرف یہ کہتے ہیں کہ حضور حق انکا ہے [illegible] رہے۔ [illegible] نہ ہونے دیجیے۔ یہ آزادی کے منافی نہیں ہے۔ وہ جاہل ہے جو التجا اور درخواست کو آزادی کے منافی خیال کرتا ہے۔ [illegible] التجا نہیں حکم ہے۔ آزاد حکم دیتے ہیں۔ التجا نہیں کرتے گو وہ حکم تہذیب کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً خدا [illegible]

ہم کو کسی ملازمت میں نصف کا حصہ دار کیجیے۔
حضور کے یہاں تیس قلی ہیں کم از کم پندرہ ضرور
مسلمان ہونا چاہئیں۔

(۳) بڑا گھر آزاد وہ ہے جو ہر محفل میں مغلظات بکا کرے اور ایسے طعنے دے جیسے دو سوتنیں دیتی ہیں۔ دیکھو بحوالہ بعض جرائد لاہور حضرت مولانا الاحرار نے غلاموں کے حق میں کیسے مادر پدر آزاد کلمات ارشاد فرمائے۔ اگر خدانخواستہ غلامی کی طرف منسوب ہوتے گو زبان فحش تو اماں کہیں ذلت کی زنجیر میں مقید ہوتی۔

(۴) کوئی شخص سات کوٹھریوں میں قید ہو حوادث روزگار سے گھبرا ہو کر خوشامدی ہو ایسے ہم آزاد کہا جا سکتا ہے بشرطیکہ ایک عدد زوجہ بے پردہ رکھتا ہو اور صبح سے شام تک گھر میں آزاد و خوش رہتی ہو [illegible] گھڑی والی جوتی سے پر ہوا کرتا ہے۔ بالعکس یعنی نوکر نہ ہو جس نے خوشحالی میں [illegible] آپ مختار ہو ہرگز آزاد کے لقب سے ملقب ہونے کا مستحق نہیں اگر اسکی بی بی شرمیلی باحیا پردہ دار باعصمت دلدار و مطیع خیرخواہ وطنی لباس سے آراستہ زیوروں کی قید میں گرفتار ہے۔

(۵) خود مختار نظم ستواری (ڈومینین سٹیٹس) ہمیں خزانہ اور فوج بھی تو ہم کو اختیار میں ہے قطعاً منافی حریت بلکہ مرادف حریت ہے اسلیے کہ کسی غیر سلطنت پر خروج کا حق اسے حاصل نہیں۔ وہ انگریزی میں ہے اسکے خلاف اندرونی حکومت جس میں نیابت کا انتخاب بھی دو مردوں کے تصدق میں ملزم لازم ہے قطعاً آزادی ہے یقیناً آزادی ہے اسلیے کہ اس میں فسادات برپا کرنے کا اختیار ہر وقت باقی ہے اب اور کیا چاہیے۔

(۶) ہندوستان جو زرد سالہ [illegible] آزادی عطا کرنے اور [illegible] ثابت ہو جانے پر باختیار پارلیمنٹ اور تعلیمات دی ہوئی [illegible] جانے کا خوف تھا تو یہ داخل حدود حریت تھا لیکن [illegible] یعنی برابر کا معاہدہ بس بقول مولانا لاحول ولا قوۃ ہم آزاد ہیں۔ وہ مسلمان ہی نہیں جو کل آزادی [illegible] جہاد فی سبیل اللہ کرنے کا [illegible] جنگ و جدل کا [illegible] سوخت ہوا

تو آزادی کہاں رہی۔ حقیقی آزادی جو ہے گاندھی میں میدان داری کرتے رہو تاکہ ثالث کی ضرورت روز باقی رہے۔

قربان جان شیطان اس آزادی کے، اچھا جناب آزاد رہیے اور کیا کہیں۔

جرم موجود مجرم کا اطلاق ندارد

فرض کیجیے کہ دو شخصوں نے اپنے نوکر کو دو سیر دودھ بازار سے لانے کا حکم دیا نوکر نے دودھ مول لیا چلتے کا منہ اپنی پگڑی کے آنچل سے ڈھکا کھڑی بہ آزادی [illegible] طرف رکھا اور چلا گھر کی طرف ادھر سے ایک چیل ہوا میں [illegible] سانپ دبائے اڑا جاتی تھی [illegible] چند قطرے کپڑے پر گرے اور چھن کے دودھ میں ٹپک گئے نہیں کہ یادہ گرانے میں بیچارے نوکر کو خبر ہوئی کہ بالائی [illegible] صورت کی [illegible] کیا گیا [illegible] کپڑا بھی سوکھ گیا۔ آتا یاں اجل گرفتہ دودھ والی کے اتنا تفصیل ہو گئے، تو فرمایئے یہ صورت کس مجرم کے نامہ عمل میں لکھی جائے؟

سانپ مردہ ہے اور دودھ کے پیچھے میں ہے۔ چیل اپنی خوراک لے جاتی ہے اور اس سے بے خبر کہ حضرت انسان کے حق میں کیا [illegible] ہم نے [illegible] غلط [illegible] نہیں کیا نہ قطرہ [illegible] نوکر کے سر پر ایک [illegible] دوسری [illegible] تیسری [illegible] ہے اور پر سے کپڑا ڈھکا ہے قطروں کی آواز دودھ [illegible] میں محسوس نہیں ہو سکتی اور وہ بیمار قطروں کی آواز [illegible] کیا۔ خالی تیلی ہوتی تو شاید کچھ ٹن ٹن سنائی بھی دیتی رہے اجل گرفتہ تو وہ عالم الغیب نہ تھے نہ کوئی وجہ شبہ کی موجود تھی۔

انڈین نیشنل کانگریس کلکتہ میں بعض مسائل اسی قسم کے متعلق ہوئے ہیں جن میں جرم تو ہے مگر مجرم کوئی نہیں، بتاؤ وہ کون سا معاملہ ہے جو اس مثل سے [illegible] زیادہ نہیں ایک سال [illegible] کی زیارت نصیب [illegible] نہیں ہوتی بشرطیکہ وہ اور [illegible] کے نامہ نگار [illegible] جواب بشرطیکہ

درست ہو مرجح سمجھا جائے گا۔

المختصرات

المختصر یہ کہ شہنشاہ صاحب [illegible] گو دو چھ ماہ ہو جانے کا قصہ مختصر ہونا تھا [illegible] کی خریداری میں دو ہفتہ کی میعاد بڑھ جائیگی اور شہرت کے اشتہار دو ہفتہ زائد شائع کر دیے جائینگے۔ انجیر شاہ سلامت اور رسالہ کو مبارک۔

المختصر یہ کہ بھائی حاجی سیٹھ مولانا محمد علی صاحب نے جس جلسے میں ڈومینین سٹیٹس کے [illegible] بنایا۔ سچ ہے قدرت و اختیار والے غیر ملی ہوتے ہیں [illegible] کی سرکوبی کے واسطے شاہ کابل کو ایک شیرول کی ضرورت ہے۔ شیر شکار کی تھیں

المختصر یہ کہ شہنشاہ [illegible] معقول کی فہرست نے ہمارے شاہنشاہ کو بھی پریشان کیا۔ [illegible] سال مسجد کانفرنس دیگر اعمال سے زیادہ [illegible] امید ہے کہ سال [illegible] اسکی فہرست مرتب ہو جائے گی [illegible] کے منہ میں خاک [illegible] زبان سے نکل رہے ہیں [illegible] امید قائم۔

المختصر یہ کہ بعض اخبار نویس [illegible] دوسرے کسی [illegible] صاحب سے [illegible] کا اعلان کرتے ہیں یعنی اب ہم سے اور فلاں مولوی سے [illegible] ہو گئی [illegible] شاگرد تھے ہم [illegible] مولوی صاحب [illegible] ایک کو [illegible] ختم ہو گیا۔ اگر [illegible] میں آگ لگ گئی۔ [illegible] سچ ہے اس لڑائی میں قومی فائدہ [illegible] نہ تھا۔ مولوی پر خیانت قومی کا الزام دل لگی سے لگایا گیا اور صحیح بھی سہی تو فلاں صاحب نے ذاتی بات [illegible] کر کے صلح کرا دی اب کوئی ضرورت قومی فوائد کے یاد رکھنے کی نہیں۔ خدا اخبار نویسوں کی منفعت پر رحم کرے ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کرتی ہے۔

المختصر یہ کہ براہ مہربانی اگر یہ رسالہ کچھ خریداری منظور ہو تو [illegible] کی زبانی نہ کیجیے منی آرڈر بھیجیے یہی مختصر طریقہ ہے ورنہ طول ہوگا۔

خرطیہ علاج!   خرطیہ علاج!!   خرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا — [illegible] دام پانچ روپیہ (ﷲ)

دمہ کھانسی کی اکسیر دوا — اگر آپ دوا کرتے کرتے تھک گئے ہوں [illegible] دام [illegible]

سفید بال جڑ سے [illegible]

اگر آپ کے [illegible] سفید بال [illegible] تیل [illegible] دام تین روپیہ [illegible] دام بارہ روپیہ [illegible]

کالا ست گورا — [illegible] کالا داغ، چھیپ، مہاسے، [illegible] دام پانچ روپیہ (ﷲ)

خونی بواسیر — [illegible] دام [illegible] روپیہ [illegible]

بجلی کی گولی — [illegible] دام پانچ روپیہ (ﷲ)

طاقت کی دوا — قوت مردانگی [illegible] دام پانچ روپیہ (ﷲ)

پتہ: راجہ جی یونی میڈیکل ہال کمپنی ہری۔ دربھنگہ ۶۶

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ ظاہر ہوگا

مقویات [illegible] جام نگر کی گولیاں جو ہر قسم کی کمزوری اور تمام امراض [illegible] کی خرابی و کمی دماغ اور قوت حافظہ کی کمزوری اور دیگر امراض مخصوصہ کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت [illegible] بخشتی ہیں۔ ۳۲ گولیوں والی ایک ڈبیہ جو ۱۶ ایام کی خوراک ہے ایک روپیہ میں آتی ہیں منگوا کر استعمال کریں۔ اس قلیل مدت کے اندر یہ ایسی کامیاب ثابت ہوتی ہیں کہ [illegible] آپ کے دل میں خاص عزت پیدا ہو جاوے گی۔ پانچ ڈبیاں ساتھ لینے سے چار روپیہ۔

[illegible] ایجنٹ [illegible] لکھنؤ۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلدات اودھ پنچ ۲۶-۱۹۲۵

[illegible] سیاسی، ادبی، اخلاقی مضامین [illegible] قیمت فی جلد [illegible] محصول

مشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] ہیضہ، [illegible] درد، [illegible] چھاتی کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوا [illegible] چند قطرے [illegible] جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت [illegible] ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔

دودرنج کیسری — [illegible] قیمت [illegible]

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے [illegible] مضبوط [illegible] دوا قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال [illegible] آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس کے بیچ بیچ ہوا میں گرہ لگا لی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گانے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھاتی ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی ہوئی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا گوئی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کیگئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے ہوز سمجھ لینے کے بعد چونکہ نہایت وضاحت سے تبدیلے کتاب میں لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ہو ایک معمولی آدمی یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ